بنائے لا الٰہ

ادارۂ تحقیق دانش مشرق

سی۔ ۳۲، رضویہ سوسائٹی۔ کراچی

حقوق غیر محفوظ

نام کتاب	بنائے لا الٰہ
تحقیق و کاوش	سید مراد علی جعفری
کتابت	عطار حسن ثاقب
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
ناشر	ادارہ تحقیق دانش مشرق
مطبع	سندھ آفسٹ پرنٹرز۔ کراچی۔
طبع اول	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

اسٹاکسٹ:

۱: محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی۔ فون: ۲۶۲۸۶

۲: عباسی کتب خانہ جونا مارکیٹ۔ کراچی۔

فون: ۷۴۶۸۰۹

تھی وہ بھی مجھے بتایا کرتے تھے۔ وہ معاویہ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے ایک رات جب وہ معاویہ کے پاس سے واپس آئے تو بہت غمگین تھے انہوں نے رات کا کھانا بھی نہ کھایا۔ ہم نے کچھ دیر انتظار کیا، پھر خیال آیا کہ شاید وہ ہم سے ناراض ہیں۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا: بیٹا! میں اس وقت ایک بدترین آدمی کے پاس سے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا، وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، میں نے معاویہ سے تنہائی میں کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنی امنگوں تک پہنچ چکے ہیں، کتنا اچھا ہو اگر آپ رعیت میں عدل و انصاف اور نیکیاں عام کریں۔ نیز آپ پیرانہ سالی کو بھی پہنچ چکے ہیں۔ آپ اپنے بنی ہاشم کے بھائیوں کی طرف اخوت و انصاف کی نظر سے دیکھئے اور صلۂ رحم کیجئے۔ اللہ کی قسم! ان کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس سے آپ کو خوف و ہراس کا اندیشہ ہو۔ معاویہ نے کہا ہائے افسوس! تیم کے بھائی (ابو بکر) نے جو کچھ کیا عدل کے مطابق کیا مگر ان کا انتقال ہوتے ہی ان کا نام بھی مٹ گیا۔ پھر عدی کے بھائی (عمر) نے دس سال حکومت کی لیکن ان کے جاتے ہی ان کا نام تک نہ رہا۔ ہمارے بھائی (عثمان) کا قصہ بھی اسی طرح کا ہے ان کے چلے جانے کے بعد ان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا۔ لیکن بنی ہاشم کے بھائی (رسول اللہ) کا نام روزانہ پانچ مرتبہ لیا جاتا ہے۔ (اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ) فَاَیُّ عَمَلٍ یَبْقیٰ بَعْدَ ھٰذَا لَا اُمَّ لَکَ اِلَّا دَفْنًا دَفْنًا۔ (یعنی) اس کے بعد کون سا عمل ہے جو باقی ہے تیری ماں کی خیر نہ ہو۔ میں اس نام (رسول اللہ) کو دفن کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔

(کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۴، ابن ابی الحدید ج ۵ ص ۱۳۰۔ ابن ابی الحدید میں پسرِ ابی کبشہ کا بھی لفظ ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں ابی کبشہ نامی ایک شخص نے بت پرستی سے انکار کیا تھا مشرکین عرب حضور اکرمؐ کو اسی شخص سے منسوب کرتے تھے۔ معاویہ نے بھی اپنی پرانی عادت

کے مطابق حضورِ اکرمؐ پر ابی گروہ کا اطلاق کیا (مجمع البحرین ج ۴ ص ۵۰)

آنحضرتؐ کے اسمِ گرامی اور آپ کے کارہائے اسلام کو دفن کرنے کے سلسلے میں معاویہ کا پہلا اقدام وہ تھا جو انہوں نے اپنے عہدِ حکومت میں کیا اور چالیس جمعے ایسے گزر گئے کہ آنحضرتؐ پر درود بھیجے بغیر اس نے نماز ادا کی۔

معاویہ نے ایک مرتبہ اذان کی آواز سنی تو جاہلیت کے غیظ و غضب اور کینہ و حسد سے بھڑک اٹھا۔ پھر حسرت اور عاجزی کے عالم میں اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔

لِلّٰہِ اَبُوْکَ یَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ لَقَدْ کُنْتَ عَالِیَ الْھِمَّۃِ مَا
رَضِیْتَ لِنَفْسِکَ اِلَّا اَنْ تَقْرِنَ اسْمَکَ بِاسْمِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اے فرزند عبداللہ! خدا آپ کے والد کا بھلا کرے۔ آپ بلند ہمت والے تھے اور آپ نے اپنی ذات کیلئے ہر قسم کی عزت حاصل کر لی۔ یہاں تک کہ اپنے نام کو رب العالمین کے نام کے برابر کر لیا۔

(سفینۃ البحار ج ۲ ص ۲۶۲ از ابن ابی الحدید)

بنی اُمیہ، شجرِ ملعونہ، ابوسفیان اور معاویہ کا اسلام کا اعلان آپ نے ملاحظہ فرمایا اور اب ابوسفیان کا پوتا یزید اپنے اسلام کا اظہار اس طرح کرتا ہے۔

حسینؑ کو مار ڈالنا یومِ بدر کا بدلہ ہے۔ (یزید)

یہ اعلان کرکے یہ تینوں خبیث ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں عالم کے پست ترین وجود بھی نظارہ کرتے ہی عرقِ انفعال سے شرابور ہو جاتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ کائنات کے محبوب امامؑ کو نہ اقتدار سے واسطہ نہ سلطنت سے لگاؤ اور نہ حکومت سے سروکار تھا۔ بلکہ صرف اور صرف خدا کے دین کی فکر اور اس کائنات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار خدا کے نمائندوں کی